© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

از

(جناب آلم مظفر نگری)

یہاں میں سوزِ محبت کا ترجماں نہ ملا
زبانِ شمع پہ پروانے کا بیاں نہ ملا

تمام عمر کہیں مجھ کو ہم زباں نہ ملا
مزاج داں تو ملے کوئی رازداں نہ ملا

کہاں تھا نقش شناسِ چمن وہ دنیا میں
بہارِ گل میں جسے پہلوئے خزاں نہ ملا

میں بن جبر ہوں تو اختیار کا مالک
مرے فسانے سے یہ اپنی داستاں نہ ملا

ازل سے گرمِ سفر ہوں مگر مجھے اب تک
بچھڑ گیا تھا میں جس سے وہ کارواں نہ ملا

قفس میں اور نشیمن میں رہ کے دیکھ لیا
کہیں بھی چین مجھے زیرِ آسماں نہ ملا

حیاتِ شوق کا اس کارگاہِ فانی میں
اجل سے بڑھ کے کوئی بھی نگاہباں نہ ملا

کہیں یہی نہ ہو بنیادِ انقلابِ چمن
چمن کی خاک میں یوں خاکِ آشیاں نہ ملا ۴

غمِ فراق ہو یا سرخوشیٔ روزِ وصال
مریضِ عشق کا کوئی مزاج داں نہ ملا

وہ دل رہے گا سکونِ دوام سے محروم
تری نظر سے جسے درد جاوداں نہ ملا

جھکی خود اپنے ہی سجدے میں اور پھر نہ اٹھی
جبینِ شوق کو جب ان کا آستاں نہ ملا

سبھی نے ان سے کہا حشر میں فسانۂ دل
مجھے یہاں بھی آلم موقعِ بیاں نہ ملا

۴ [illegible] اپنا نشاں نہ ملا
[illegible] ایسا امتحاں نہ ملا

© rasailojaraid.com